سوال

بدعت حسنہ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا سوال ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم کہتے ہو کہ بدعت حسنہ بھی بدعت ہی ہے اور غلط ہے ، تو کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بدعت کی تھی ۲۰ رکعت تراویح کی جماعت کروا کر، وہ کہتے ہیں کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بدعتی ہیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بدعت کی درج بالا تقسیم کے علاوہ کچھ حضرات نے بدعت کی یہ تقسیم بھی کی ہے کہ ایک بدعت حسنہ ہوتی ہے جس پر عمل جائز ہے اور دوسری بدعت سیئہ ہوتی ہے جس پر عمل جائز نہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں بلکہ اس کے بر عکس ایسے بہت سے دلائل موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین میں ہر بدعت گمراہی ہے اور کوئی بھی بدعت حسنہ نہیں ہوتی ۔ چنانچہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ :

''كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ

''''ہر بدعت گمراہی ہے ۔'' [سنن أبو داود : ۴۶۰۷]

حضرت ابن مسعود نے فرمایا ہے کہ

''اتبعوا ولا تبدعوا فقد کفیتم وکل بدعة ضلالة'' [المعجم الکبیر للطبرانی : ۹ ۱۵۴]

''سنت کی اتباع کرو اور نئی چیزیں ایجاد نہ کرو، یقیناً تمہیں کفایت کی گئی ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے ۔''

حضرت ابن عمر کا یہ قول بھی اس سلسلے میں ہے کہ

''كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَإِنْ رَآهَا النَّاسُ حَسَنَةً'' [تلخیص أحکام الجنائز للألبانی : ص ۸۴]

''ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ اسے اچھا ہی سمجھیں۔''

امام شاطبی رحمہ اللہ[فتاویٰ الشاطبی : ص ۱۸۰]اور حافظ ابن حجرؒ رحمہ اللہ[فتح الباري : ۱۳/ ۲۵۴]نے بھی یہی وضاحت فرمائی ہے کہ ''ہر بدعت گمراہی ہے''کا مفہوم یہی ہے کہ کوئی بھی بدعت اچھی نہیں ہوتی۔

شیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں کہ جس نے بدعت کی یہ تقسیم کی ہے ''بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ ''اس کے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ تمام بدعات سیئہ ہی ہوتی ہیں۔[ظاھرة التبدیع : ص ۴۲]

معلوم ہوا کہ بدعت کی یہ تقسیم باطل ہے۔

باقی رہا سیدنا عمر کا نماز تراویح کی جماعت کو ''نعم البدعۃ ہذہ''کہنا بدعتِ حسنہ نہیں بلکہ بدعتِ لغوی ہے کیونکہ باجماعت تراویح کی مثال نبی کریم سے ثابت ہے، اور جو چیز آپ سے ثابت ہو، وہ بدعت نہیں ہو سکتی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی